اسلامی مشن - پاکستان

دنیائے عیسائیت میں تہلکہ مچا دینے والا فیصلہ کن

مناظرہ

رد کفارہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں

□

شائع کردہ و ترتیب دادہ

سید سنز پبلیشرز — ۳۰ اردو بازار - لاہور

محمد آسین ...... سابق .... مہنگا ہادری

مرکزی دفتر اسلامی مشن پاکستان

لاہور

تمہید

ناظرین کرام - زیر نظر کتاب عیسائیت پر ایک مختصر سا تبصرہ ہے - میرے اسلام قبول کرنے سے قصرہ عیسائیت میں ایک تہلکہ سا مچا ہوا ہے - آئے دن مجھے پھانسنے کے لیے پادری صاحبان گفتگو کی نت نئی طرح ڈالتے رہتے ہیں گجرات شہر میں پچھلے داوں مجالس مذاکرہ میں چند عیسائی صاحبان سے مسئلہ کفارہ کے متعلق تبادلہ خیال کا اتفاق ہوا - پادری صاحبان اس بات پر زور دیتے رہے کہ نسل آدم میں کوئی انسان بے گناہ نہیں ہوسکتا جو ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو سکے اس لیے خداوند تعالیٰ نے اپنے اکلوتے بیٹے مسیح علیہ اسلام کو ہماری نجات کے لیے بھیجا - وہ سولی پر چڑھائے گئے - ان کی قربانی ساری نسل انسان کے گناہوں کا کفارہ ہو گئی -

اب ہم اگر از روئے بائیبل ثابت کر دیں کہ کئی انسان ایسے ہو گذرے ہیں - جن سے کوئی بدی سر زد نہیں ہوئی تو عیسائیوں کا نظریہ باطل ہو جائے گا - اور کفارہ کی عمارت پیوند زمین ہو جائے گی - جملہ انبیاے کرام معصوم عن الخطا نہیں اسلئے - سب بندگان خدا گنگار نہیں مگر عیسائی کہتے ہیں کہ ساری نسل انسانی کو کسی نجات دہندہ اور فدیہ ادا کرنے والے کی ضرورت ہے - جو بے گناہ ہو - فدیہ ادا کرنے پر صرف وہی قادر ہو سکتا ہے جو خود گنہگار نہ ہو - چونکہ مسیح علیہ اسلام کسی انسان کا بیٹا نہیں اس لیے صرف وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکتا ہے -

عیسائی معتقدات میں الوہیت مسیح اور کفارہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے - ذیل کے مذاکرات میں بھی دو اعتقادات زیر بحث آئیں گے ناظرین ملاحظہ فرمائیں -

خاکسار
محمد امین سابق مہنگا پادری
اسلامی مشن پاکستان لاہور

آغاز مناظرہ

منگل کا دن تھا۔ ایک بڑے کمرہ میں چند عیسائی پادری صاحبان داخل ہوئے۔ میں بھی پہنچ گیا۔ میرے ہمراہ کچھ علمائے اسلام بھی تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی عیسائی صاحبان کے چہرے متغیر ہو گئے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ نہایت خاموشی سے باتیں کرنے لگے۔ میں نے کرسی پر بیٹھتے ہی مجمع کو خطاب کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ الوہیت مسیح اور کفارہ دو مسائل ہیں۔ چونکہ دونوں مسائل پر بہ یک وقت بحث نہیں ہو سکتی اس سے بہتر ہے کہ ایک مسئلہ منتخب کر لیا جائے۔

ایک پادری صاحب: مسلمانوں کو عیسائیت کے اصول و عقائد کا علم نہیں ہوتا۔ اس لیے بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ دو لفظوں میں آ جاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور کفارہ۔ جس نے دو باتوں کو سمجھ لیا گویا وہ دین مسیحی کے تمام بھیدوں کو پا گیا۔ خدا کی بے کیفی مہربانی ہے کہ اس نے ہماری نجات کے لیے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا جس نے دنیا میں آکر ہماری تکلیفیں اٹھائیں اور آخرکار صلیب دیا گیا اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ پس میں اپنے دوست جھنگا پادری صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ مرتد ہو کر خداوند یسوع مسیح کی برکتوں سے محروم نہ ہو جائیں اور اگر وہ دین محمدی پر اٹکے رہے تو ہم ہر مسئلے پر ان کو معقول جواب دیں گے اور شکست دے کر دوبارہ صلیب اٹھوائیں گے۔

مبلغ اسلام محمد امین سابق جھنگا پادری: صاحبان سب سے پہلے میں صرف کفارہ کے متعلق پادری صاحب سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کفارہ کے لیے خداوند کے بیٹے یسوع مسیح کو ہی کیوں منتخب کیا گیا جبکہ اس مقصد کے لیے کسی بھی نیک انسان کو تمام گنہگاروں کے بدلہ میں سولی پر چڑھایا جا سکتا تھا۔ آخر خدا کے بیٹے کو ہی کیوں مصلوب کیا

پادری صاحب: کفارہ کے لیے خدا کے بیٹے ہی کی ضرورت تھی۔ کیونکہ تمام بنی آدم خواہ وہ نبی ہوں یا رسول گنہگار ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ گنہگار۔ گنہگاروں کا شفیع نہیں بن سکتا۔ چونکہ خداوند یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے گناہوں سے پاک تھے۔ اس لیے ان کو ہی گنہگاروں کی خاطر مصلوب کیا گیا۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: بہت خوب! پادری صاحب۔ یہ تو فرمادیجیے۔ کہ مصلوب کیا چیز ہوئی۔ مسیح کی الوہیت یا اس کی انسانیت۔ اگر مسیح کی الوہیت ہی مصلوب ہو گئی تو معلوم ہوا کہ خدا کی ذات واحد نے صلیب کی تکلیف اٹھائی اور خدا کی ذات پر ہی موت وارد ہو گئی۔ یعنی آپ کا خدا مر گیا۔ اور اگر کہیں کہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہوئی اور اس نے ہی تمام تکلیفیں برداشت کیں تو پھر آپ کا جواب بیکار ہو گیا کیونکہ اس صورت میں کسی بھی انسان کو صلیب پر چڑھایا جا سکتا تھا۔ کیا ضرور تھا کہ خود کو ہی صلیب دیا جاتے۔ اگر دونوں صورتوں میں صرف انسانیت کو ہی صلیب پر چڑھا دیا گیا معنے رکھتا ہے۔

پادری صاحب: بے شک بے شک۔ خداوند یسوع مسیح خدا کا بیٹا بھی تھا اور انسان بھی یعنی اس میں دونوں چیزیں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اس کی انسانیت بھی اس کی الوہیت کی طرح گناہوں سے پاک تھی۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق بھی ابن مریم کسی انسان کے نطفے سے نہیں بلکہ روح اللہ ہے۔ کلمۃ اللہ ہے۔ چونکہ دوسرے سب انسان گنہگار ہیں اس لیے وہ کفارہ نہیں ہو سکتے۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: گویا دنیا میں اس وقت کوئی بے گناہ انسان موجود نہیں تھا۔ اس لیے خود خدا کو ہی مصلوب ہونا پڑا۔ اور مصلوب ہو کر بھی اس کی الوہیت مصلوب نہ ہوئی بلکہ صرف انسانیت ہی سولی چڑھائی گئی۔ اگر کفارہ کے لیے کسی بے گناہ انسان کی تلاش تھی تو خدا نے خود مصلوب ہونے کی بجائے ایک ایسا

انسان کیوں نہ پیدا کر دیا جو بے گناہ ہوتا جو خدا کی جگہ صلیب پر جان دے کر کفارہ ہو جاتا۔

پادری صاحب: خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے ہم نہیں بتا سکتے کہ خدا نے ایسا کیوں کیا اور خدا کیوں اس کام کے لیے دنیا میں آگیا۔ البتہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کیلئے خدا کا دنیا میں آنا اُس کی محبت اور شفقت پر دلالت کرتا ہے۔ گویا خدا نے اپنے بندوں سے ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بھیج دیا جو دوسروں کے بدلہ میں اپنی جان فدیہ میں دے گیا۔ کسی اور انسان کے بھیجنے سے یہ مقصد ہرگز پورا نہ ہو سکتا تھا۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: اگر خدا کو اپنے بندوں سے ایسا ہی پیار تھا تو اُس نے دنیا کے آغاز میں ہی اپنے بیٹے کو کیوں نہ بھیجا تاکہ وہ مصلوب ہو جاتے اور تمام انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کی مخلوق سے خدا کا کوئی پیار نہ تھا۔ پھر اُس نے اپنی محبت کا اظہار ہزاروں سال بعد کیوں کیا۔

پادری صاحب: (گھبرا کر) اس راز کا ہم کو علم نہیں۔ خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: جناب پادری صاحب! میرا سوال بدستور باقی ہے جب مصلوب انسانیت ہی ہوئی تو خدا کا خود آنا بیکار ثابت ہوا کسی اور انسان کو بھینٹ چڑھایا جا سکتا تھا۔

پادری صاحب: میں جواب دے چکا ہوں کہ کوئی انسان گنہگار ہونے کی وجہ سے کفارہ نہیں ہو سکتا تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی انسانیت اس لیے کفارہ میں قربان کی گئی کہ وہ معصومیت کا پیکر تھی۔

مسٹر جھنگا: ہمیں آج معلوم ہو گیا کہ آپ پوری طرح شیطان کے قبضہ میں جا چکے ہیں اب اُس کے پھندے سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے (اتنا کہہ کر پادری صاحب بیٹھ گئے) اور ساری مجلس میں خاموشی چھا گئی۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: میرے عزیز دوستو! آپ نے دیکھ لیا کہ پادری صاحب

جواب دینے سے بالکل لاچار ہو چکے ہیں اور ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ سوائے یسوع مسیح علیہ السلام کے تمام انسان گنہ گار ہیں۔ یہ جواب سراسر غلط ہے۔ میں اناجیل سے ثابت کر دکھاؤں گا کہ تمام انبیاء پاکباز تھے۔ خداوند تعالیٰ کے بندے دو اقسام پر منقسم ہیں۔ ان میں راستباز بھی ہیں اور بدکار بھی لیکن انبیائے کرام بہرحال معصوم ہیں۔

(۱) چنانچہ انجیل متی باب ۱۳۔ آیت ۱۷ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنا۔"

(۲) انجیل متی باب ۵۔ آیت ۴۵ "تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔"

(۳) لوقا باب ۱۔ آیت ۷۰ "جیسے اس نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو کہ دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔"

(۴) انجیل پطرس باب ۱۔ آیت ۲۱ "کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔"

(۵) انجیل لوقا باب ۱۳۔ آیت ۲۸ "وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا جب تم ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کی بادشاہت میں شامل اور اپنے آپ کو باہر نکالا ہوا دیکھو گے۔"

(۶) انجیل متی باب ۵۔ آیات ۱۰ تا ۱۲ "ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے۔ وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ جو خدا سے پیدا ہوا وہ اپنی حفاظت کرتا ہے اور شریر اسے چھونے نہیں پاتا۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے .... اس لیے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔"

میرے عزیز دوستو۔ مندرجہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء راستباز تھے۔ پاکباز اور معصوم تھے اور خدا کی بادشاہت میں شامل تھے۔ شیطان ان کو چھو بھی نہیں سکتا۔ اور وہ راستبازی کی وجہ سے ہی نشانے گئے تھے۔ ایسے انسان گناہوں کے مرتکب نہیں ہو سکتے اور شیطان ان پر کبھی تصرف نہیں پا سکتا۔

دوستو! اناجیل مقدس کے ان حوالہ جات کو سن کر اقرار کرنا پڑے گا کہ نسل آدم میں جس طرح گنہگار اور بدکار انسان ہوئے ہیں اسی طرح پاکیزہ اور نیکوکار انسان بھی ہوئے ہیں تمام کے تمام انسان بدکار نہیں ہوئے ہیں۔

ساری نسل آدم کو بدکار ٹھہرانے والے غور کریں کہ اب وہ کس مقام پر ہیں ان کی بنائی ہوئی عمارت دھڑام سے گر رہی ہے۔ انبیاء تو اسوۂ حسنہ دکھانے کے لیے آتے ہیں۔ اگر وہ خود گناہوں میں مبتلا ہو جائیں تو لوگوں کے لیے نیک نمونہ کس طرح بن سکتے ہیں۔ نبیوں کو گنہگار قرار دینا ان کی نبوتوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پادری صاحبان کا عقیدہ بھی باطل ہے۔

بائبل مقدس کی مزید شہادتیں ملاحظہ کریں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء سب بے گناہ اور معصوم تھے۔

(۱) لوقا باب ۱۔ آیت ۱۵۔ "وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا۔ اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پیئے گا اور اپنی ماں کے پیٹ سے ہی روح القدس سے بھر جائیگا"

(۲) لوقا باب: آیت ۶۶ "خداوند کا ہاتھ اس پر تھا"

(۳) لوقا باب ۱۔ آیت ۸۰ "وہ لڑکا بڑھتا اور روح میں قوت پاتا گیا اور اسرائیل پر ظاہر ہونے کے دن تک جنگلوں میں رہا۔

(۴) مرقس باب ۶۔ آیت ۲۰۔ ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اُس سے ڈرتا اور اُسے بچائے رکھتا تھا"

(۵) مرقس باب ۱۔ آیت ۴ "یوحنا آیا۔ اور بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں کی

معافی کے لیے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا۔

(۶) متی باب ۱۱۔ آیت ۱۱۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے! ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں۔

(۷) لوقا باب ۳۔ آیت ۲۔ اس وقت خدا کا کلام بیابان میں زکریاہ کے بیٹے یوحنا پر نازل ہوا۔

حضرات! ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوحنا برگزیدہ اور معصوم تھے۔ خدا کا ہاتھ اس پر تھا۔ خدا کا کلام اس پر اترا وہ ماں پیٹ میں ہی روح القدس سے مشرف ہوا۔ وہ گنہگاروں کی رہائی کے لیے توبہ کا بپتسمہ دیتا تھا اور وہ عورتوں کے پیٹ سے پیدا ہونے والوں میں سب سے بڑا تھا۔ کیا ایسا شخص بھی گنہگار ہو سکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عقلمند عیسائی حضرت یوحنا کو گنہگار قرار نہیں دے گا۔ خصوصاً جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ یسوع مسیح نے خود بھی یوحنا سے اس کا مخصوص بپتسمہ لیا۔ میں تمام عیسائی صاحبان کو چیلنج کرتا ہوں کہ از روئے بائبل یوحنا کا کوئی گناہ ثابت کریں۔

محترم حاضرین! تمام انسانوں کو گنہگار قرار دے کر ان کے لیے کسی بے گناہ کو قربانی کا بکرا بنانا اور کفارہ کا مسئلہ پیدا کرنا پادری صاحبان کی ایجاد ہے۔ اگر اناجیل کی رو سے کئی انسان بیگناہ ثابت ہو جائیں تو پھر ان کو کسی کے کفارہ کی ضرورت نہ رہیگی! دریں سلسلہ:

۱۔ ہابیل بن حضرت آدم علیہ السلام راستباز اور راست گو تھا۔ اس کے اعمال پاکیزہ تھے۔ اس سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ اناجیل میں آتا ہے۔ "تاکہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا۔ تم پر آئے۔ راستباز ہابیل کے خون سے لیکر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تم نے مقدس قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔ متی باب ۲۳۔ آیت ۳۵۔

(۲) ایمان ہی سے ہابیل نے قین سے افضل قربانی خدا کے لیے گذرانی اور اس کے سبب اس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی کیونکہ خدا نے اس کی نذروں کی بابت گواہی دی۔ (عبرانیوں باب ۱۱۔ آیت ۴۔)

(۳) "اور قین کی مانند نہ بنیں جو اس شریر سے تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اور اس نے کس واسطے اسے قتل کیا۔ اس واسطے کہ اس کے کام بُرے تھے اور اس کے بھائی کے کام راستی کے تھے۔" یوحنا باب ۳۔ آیت ۱۲۔

(۴) بنوکدنضر بادشاہ نے دانیال کے متعلق کہا "اس میں مقدس الٰہوں کی رُوح ہے۔" دانیال باب ۴۔ آیت ۸۔

(۵) "تب ان پیشواؤں اور سرداروں نے چاہا کہ ملک داری کی بابت دانی ایل پر قصور ثابت کریں لیکن وہ کوئی داؤں یا قصور نہ پا سکے۔ کیونکہ وہ دیانتدار تھا۔ اس میں کوئی خطا یا گناہ نہ پایا گیا۔" دانی ایل باب ۶۔ آیت ۴۔

(۶) "تب دانی ایل نے بادشاہ سے کہا اے بادشاہ ابد تک زندہ رہ۔ میرے خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا ہے اور شیر ببروں کے منہ کو بند کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے ضرر نہ پہنچایا۔ اس لیے کہ اس کے آگے مجھ میں بے گناہی پائی۔" اس سے چشم پوشی کرو جواب میں اسے پھیر دینے کو حاضر ہوں۔ وہ بولے تو نے ہم سے دغابازی نہیں کی اور نہ ہم پر ظلم کیا اور نہ تو نے کسی کے ہاتھ سے کچھ لیا تب اس نے انہیں کہا کہ خدا تم پر گواہ اور اس کا مسیح آج کے دن گواہ ہے کہ تم نے میرے ہاتھ میں کچھ نہیں پایا وہ بولے وہ گواہ ہے۔" سموئیل باب ۱۲۔ آیات ۳ تا ۵۔

"دیکھو۔ یروشلیم میں شمعون نام ایک آدمی تھا۔ اور وہ آدمی راستباز اور خدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح القدس اس پر تھا۔" لوقا باب ۲ آیت ۲۵۔

(۸) "اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چپکے سے اسے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔" متی باب ۱۔ آیت ۱۹۔

میرے عزیز دوستو! میرے بیان کا خلاصہ آپ نے سن لیا۔ ان حوالہ جات کے علاوہ بھی اناجیل میں کئی بے گناہ افراد کے تذکرے ہیں۔ پادری صاحب نے مجھے مرتد قرار دیا ہے۔ اگر وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں قرآن کی سمجھ میں میرا اسلام قبول

کرآپ پر آسانی آجائیگا کہ میں نے کن وجوہات کے باعث یہ صحیح راستہ اختیار کیا ہے۔

اس موقعہ پر مناظرہ کرنے والے پادری صاحب نے ندامت سے اپنا سر جھکا لیا۔

اور مجلس میں شامل ہونے والے تمام عیسائی صاحبان پر رقت طاری ہوگئی حاضرین میں مس ڈارتھی راولپنڈی مشن بھی موجود تھی اُس نے اٹھ کر کہا۔

مس ڈارتھی: مسٹر مہنگا! آپ میرے چند سوالات کا جواب دینے کی مہربانی کریں گے۔

محمد امین سابق مہنگا پادری: مس ڈارتھی آپ جو سوال چاہیں پوچھیں میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

مس ڈارتھی: آدم نے خدا کے منع کرنے کے باوجود بہشت میں ایک ممنوع درخت کا پھل کھایا۔ اس نافرمانی سے وہ گنہگار ہوا یا نہیں۔ اب جو بھی آدم کی نسل سے ہوگا وہ گنہگار ہوگا۔ تمام انسان پہلے اور پچھلے اور جو موجود ہیں سوائے یسوع مسیح کے سب آدم کے نطفے سے ہیں۔ اس لیے سب گنہگار ہیں۔

محمد امین سابق مہنگا پادری: آدم ہرگز گنہگار نہیں تھے۔ میرا یہ اعتقاد ہے۔ اور اگر بہ فرض محال ان کو گنہگار بھی مان لیا جائے تو یہ کیسے ثابت ہوگیا۔ کہ اس کی تمام نسل گنہگار ہوگئی۔

مس ڈارتھی: کیونکہ تمام انسان آدم سے پیدا ہوئے۔ اور اس کے فرزند ہیں۔

محمد امین سابق مہنگا پادری: یہ تو سراسر ظلم ہے۔ باپ کا گناہ بیٹے کے ذمہ کیسے لگ سکتا ہے۔ گنہگار وہی ہوگا جو گناہ کرے گا۔ بائبل میں بھی میرے خیال کی تائید کی گئی ہے۔

مس ڈارتھی: بس بس مسٹر مہنگا۔ اگر بائبل مقدس میں سے دکھا دو تو ابھی فیصلہ تمہارے حق میں ہوجائے گا۔ ہم تسلیم کر لیں گے کہ تم سچے ہو۔

محمد امین سابق مہنگا پادری: مس ڈارتھی! پادری صاحبان اور عیسائی بھائی بہن والے اچھی طرح دیکھ لیں یہ ہے انجیل استثنا باب ۲۴ - آیت ۱۶ لکھا ہے:

اُولاد کے بدلے باپ دادے نہ مارے جائیں اور نہ باپ دادوں کے بدلے
اولاد قتل کی جائے۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائے گا۔

میرے عیسائی دوستو! اس موقع پر انصاف کا یہی تقاضا ہے کہ آپ تسلیم کرلیں کہ ساری نسلِ آدم گنہگار ہیں۔ گنہگار وہی ہوگا جو گناہ کرے گا۔ ساری کی ساری نسلِ آدم کو گنہگار ٹھہرانا اور کسی بے گناہ ہستی کا کفارہ میں مصلوب ہونے کا مفروضہ ہی سرے سے غلط ہے۔

(۲) اس کے علاوہ دیکھیے میرے انجیل تواریخ ۲۔ باب ۲۵۔ آیت ۴۔ موسیٰ علیہ السلام کی کتاب شریعت میں لکھا ہے۔ اس میں خداوند نے فرمایا ہے کہ بیٹوں کے بدلے باپ دادے قتل نہ ہوں گے اور نہ ہی باپ دادوں کے بدلے بیٹے قتل ہوں گے بلکہ ہر ایک آدمی اپنے ہی گناہ کے بدلے مارا جائے گا۔

(۳) اب آپ صاحبان مزید تسلی کے لیے یرمیاہ باب ۳۱۔ آیات ۲۹ تا ۳۵ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھا ہے "۔ ان دنوں میں یہ پھر نہ کہا جائے گا کہ باپ دادوں نے کچے انگور کھائے اور لڑکوں کے دانت کھٹے ہو گئے کیونکہ ہر ایک اپنی ہی بدکاری کے سبب مرے گا۔

(۴) صاحبان! میرا آخری ثبوت بھی دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ اناجیل کی رو سے مِس ڈارتھی درستی پر ہیں یا آپ کا یہ پرانا خادم جھنگا پادری خدا کے بتائے ہوئے صحیح راستہ پر ہے۔ انجیل مقدس حزقیل باب ۱۸۔ آیات ۲۰ تا ۲۲ پڑھیے۔ اور مس ڈارتھی کی شکست پہ مہر لگا دیجئے۔

(۵) دیکھ ساری جانیں میری ہیں۔ جس طرح باپ کی جان اسی طرح بیٹے کی جان۔ دونوں میری ہیں وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائے گا صادق کی صداقت اس پر ہوگی اور شریر کی شرارت اس پر پڑے گی لیکن اگر شریر اپنی

ساری خطاؤں سے جو اُس نے کی ہیں باز نہ آئے اور میرے سارے حکموں کو حفظ کرے
اور جو کچھ شرع میں دُرست اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً جیے گا۔ وہ نہ مریگا۔
اُس کے سارے گناہ جو اُس نے کیے محسوس نہ ہوں گے"۔

نوٹ: مس ڈارتھی ان حوالوں کے بعد بالکل خاموش ہوگئی اور کوئی جواب نہ دے سکی
اس پر مبلغ اسلام محمد امین جھنگا پادری نے بتایا۔ کہ اگر پادری صاحبان کے مفروضہ
کو ہی درست مان لیں تو مریم جو یسوع مسیح کی والدہ تھیں وہ تو مرد کے نطفہ سے
تھیں۔ آپ لوگوں کے قاعدہ کے مطابق نسلِ آدم ہونے کے باعث وہ گنہگار
ہوں گی اور ان کا بیٹا یسوع بھی گنہگار ٹھہرے گا۔ کیونکہ وہ اُس کے رحم سے پیدا ہوا۔

مس ڈارتھی: مسیح بے گناہ ہے۔ مگر ہم لوگ مریم کی معصومیت کے قائل نہیں۔

جھنگا پادری: اب آپ لوگ جانتے ہیں صحیح راستہ پر آگئے۔ بتائیے جس قاعدہ
کی رو سے آدم کے فرزند اور ساری نسلِ آدم کے گناہ کے بدلے گنہگار رہی تو
مریم بھی آدم کی نسل سے ہے وہ بھی آپ کے قول کے مطابق معصوم نہ رہی تو یسوع
مسیح جو مریم کا بیٹا ہے کس طرح گنہگار نہ ٹھہرے گا۔

یہی نہیں مائی حوا اور بابا آدم شجرِ ممنوعہ کے کھانے میں دونوں شریک ہیں۔
اور ازروئے بائبل حوا کا گناہ آدم سے بھی زیادہ ہے کیونکہ حوا نے پہلے خود کھایا
اور پھر آدم کو کھانے کی ترغیب دی اور اُس کو بھی کھلا دیا۔

انجیل پیدائش باب ۳۔ آیت ۶ کو پڑھیے "اور عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت
کھانے میں اچھا۔ دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں
سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو دیا اور اُس نے کھایا۔

اور پولوس رسول تمطاؤس ۱۔ باب ۲۔ آیت ۱۴ میں لکھتا ہے "اور آدم نے
فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی"۔

حضرات آپ نے دیکھ لیا۔ پادری صاحبان کے قاعدہ کے مطابق حوا کا گناہ

آدم کی نسبت دُگنا ہے۔ ہر ایک بچہ مرد اور عورت کے مشترکہ نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اُس کی پیدائش میں ماں باپ دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اگر کسی کے نطفہ سے پیدا ہونے میں گناہ لازم آجاتا ہے تو پیدا ہونے والا بچہ نصف حصہ مرد کے گناہ کا لے گا اور نصف عورت کے گناہ کا۔ گویا وہ درمیانہ درجے کا گناہ گار ہوگا اور جو بچہ باپ کے بغیر صرف عورت سے پیدا ہوگا وہ عام بچوں کی نسبت زیادہ گنہگار ہوگا۔ اب یہی قاعدہ مسیح پر بھی لگایئے وہ تو صرف ابن مریم ہیں۔

(نوٹ) اس طرح شکست کھانے کے بعد اب مس ڈارتھی کے لیے کوئی راہ فرار نہ رہی اور ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگی۔

مس ڈارتھی: زبور میں آتا ہے خداوند آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کرتا ہے۔ "تاکہ دیکھے کہ ان میں کوئی دانشمند خدا کا طالب ہے یا نہیں۔ وہ سب گمراہ ہوئے وہ ایک ساتھ بگڑ گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں (زبور باب ۱۴۔ آیات ۲ تا ۳)

تھنڈگا پادری: مس ڈارتھی صاحبہ ذرا انصاف سے کام لیں۔ خداوند تعالیٰ یہ بات ایک خاص قوم کے لیے ایک خاص وقت کے لیے ہے۔ اس کا حکم عام انسانوں پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زبور کے اُسی نمبر میں درج ہے "کیا ان سب بدکاروں کو سمجھ نہیں جو میرے بندوں کو یوں کھا جاتے ہیں جیسے روٹی کھاتے ہیں۔ خداوند کا نام نہیں لیتے۔ وہ وہاں بڑے خوف میں ہوئے کیونکہ خدا صادقوں کی نسل کے درمیان ہے"۔ زبور باب ۱۴۔ آیات ۴ تا ۵۔

پس یہ فقرہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" صرف خاص قوم کے لیے ہے۔ عام انسانوں کے لیے کہ اس کو پڑھ کر ساری نسل آدم کو ہی گنہگار سمجھ لیں۔

اس مقام پر سب پادری صاحبان اور مس ڈارتھی نے شرمندگی سے سر جھکا لیے اور مکمل شکست کھانے کے بعد ادھر ہاتھ مارنے لگے۔ ایک پادری نے نہایت غصے میں بھر کر اور غضبناک ہو کر کہا:-

پادری: مسٹر چھنگا! میرے سوال کا جواب دو۔ یہ کہ حضرت داؤد نبی تھے انہوں نے اوریا کی بیوی سے لی۔ اُس سے زناہ کیا (نعوذ باللہ) کیا یہ فعل گناہ نہیں۔

چھنگا پادری: میرا خیال تھا کہ آپ حضرت داؤد علیہ السلام پر اتنی بے باکی سے اس طرح کے الزامات نہیں لگائیں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ خوفِ خدا دل سے نکال چکے ہیں۔ اور ایک پیغمبرِ خدا کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہیں۔ کیا اوریا جنگ میں شہید نہیں ہو گیا تھا۔ اگر حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا تو اس میں گناہ کونسا ہے۔ پادری صاحب کچھ خوفِ خدا کرو۔ روزِ قیامت آپ داؤد علیہ السلام کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

متی کی انجیل کا پہلا فقرہ یسوع مسیح ابن داؤد ہے اب اگر آپ داؤد علیہ السلام پر ایسا گندہ الزام لگائیں گے تو پھر مسیح علیہ السلام کے متعلق کیا کہیں گے۔

پادری صاحب: بائبل کی تحریروں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ساری نسلِ آدم کی نجات کے لیے مصلوب ہو کر کفارہ دے چکے ہیں۔

محمد امین سابق چھنگا پادری: یا رب العالمین ان پادریوں کو راہِ راست اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما۔ خدا کے بندو۔ اللہ سے ڈرو۔ آپ کی بائبل میں تحریف کی گئی ہے اس میں بہت کچھ الٹ پلٹ کیا گیا ہے۔ خدا کے نبیوں پر ایسے الزامات۔ سنیئے اور کان کھول کر سنیئے۔ میں ایک معمولی نو مسلم ہوں۔ اور اس قسم کے بے حیائی کے کام کے قریب بھی نہیں جا سکتا۔ چہ جائیکہ ایک نبی سے ایسا کمینہ فعل سرزد ہو۔ آپ ہی بتائیں کیا آپ ایسا کام کریں گے۔

مس ڈار بھی خدا کا خوف دل میں بٹھا کر بیان کریں کہ کیا وہ ایسی بے حیائی کی حرکت کر سکتی ہیں۔ جب آپ اور میں معمولی انسان ایسا نہیں کر سکتے تو داؤد علیہ السلام جن پر جبرائیل نازل ہوتا تھا۔ جنہیں زبور عطا فرمائی گئی وہ کیسے ایسی حرکت کریں گے خدا کی پناہ۔ اے خدا کے بندے اپنی زبان بند کرو۔ اللہ کا غضب بہت شدید ہوتا ہے۔

پادری صاحب: بیشک۔ بیشک ہم ایسی بدکاری نہیں کر سکتے مگر بائبل میں ایسا ہی درج ہے۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: پادری صاحب جان! خدا نے ہمیں عقل سلیم عطا فرمائی ہے کھرا کھوٹا پہچاننے کی تمیز بخشی ہے۔ جھوٹ اور سچ میں حد فاصل کھینچ سکتے ہیں حقیقت میں بائبل تحریف کا ایک پلندہ بن کر رہ گئی ہے۔ اس پر انحصار نہ کریں۔ موجودہ بائبل تو خود یسوع مسیح کو بھی گنہگار ثابت کر رہی ہے۔

(۱) یسوع مسیح نے یوحنا سے بپتسمہ لیا اور یوحنا کا بپتسمہ گناہوں کی معافی کے لیے تھا (مرقس باب ۱۔ آیت ۴)۔

(۲) یسوع مسیح نے لوگوں کو شراب پلائی (یوحنا۔ باب ۲)

(۳) اس تحریف شدہ انجیل میں تو یسوع مسیح کی طرف جھوٹ بولنا بھی منسوب کیا گیا ہے جب عید خیام کے موقع پر یسوع مسیح کے بھائیوں نے اسے عید کے لیے چلنے کو کہا مگر اس نے جواباً کہا "تم عید میں جاؤ۔ میں ابھی اس میں نہیں جاتا" لیکن بھائیوں کے چلے جانے کے بعد وہ اسی وقت گیا ظاہرا طور پر نہیں بلکہ پوشیدہ۔ یوحنا باب ۷۔ آیات ۸ تا ۱۰۔

(۴) پھر اسی انجیل یوحنا۔ باب ۲۔ آیت ۴ میں یوں لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی والدہ ماجدہ کو نہایت حقارت سے کہا "اے عورت! مجھے تجھ سے کیا کام۔ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔"

الغرض محرفہ بائبل سے انبیاء کی شان میں کئی نامناسب ہتک آمیز کلمات پیش کیے جا سکتے ہیں۔ مگر ایک مخلص عیسائی اور نیک مسلمان کا کام یہی ہونا چاہیئے کہ وہ ایسے واقعات کو محرفہ اور غلط قرار دے اور تمام انبیاء کو خدا کے مقرب اور نیک انسان سمجھے نہ کہ ان پر تہمتیں لگاتا پھرے۔

پادری صاحب: پولوس رسول متدین تھا۔ اور اپنے آپ کو پارسا خیال کرتا تھا۔ لیکن آخر کار اسے معلوم ہو گیا کہ وہ گنہگار رہے۔ اور اس نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔

محمد امین سابق مہنگا پادری: بے شک۔ بے شک۔ پولوس سخت گنہگار تھا۔ اس کا اعتراف بجا ہے اور میں بھی پولوس کے بارہ میں آپ سے اختلاف نہیں کرتا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا بائبل ان لوگوں کو گنہگار ٹھہراتی ہے۔ جن کے نام میں نے اپنی تقریروں میں ذکر کئے ہیں اور آپ لوگوں نے بھی ان کے متعلق کافی غور کیا ہے۔

پادری صاحب: ہاں! شمشون کے متعلق تو زناکار ہونا ثابت ہے۔ جیسا کہ قاضیوں کی کتاب میں آتا ہے۔ "شمشون غزہ کو گیا۔ وہاں اس نے ایک فاحشہ عورت دیکھی۔ وہ اس کے پاس اندر گیا۔ غزہ کے لوگوں کو خبر ہوئی کہ شمشون یہاں آیا ہے انہوں نے اسے گھیر لیا۔ قاضیوں باب ۱۶۔ آیت ۱تا۲

محمد امین سابق مہنگا پادری: یہ آیت صرف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شمشون اپنے دشمنوں سے بچنے کے لیے ایک بدکار عورت کے ہاں پناہ گزین ہوا جس طرح نون کے بیٹے یشوع نے سطیم سے دو مرد بھیجے کہ چھپ کر جاسوسی کریں اور انہیں کہا کہ جاؤ اس سرزمین کو اور یریحو کو دیکھو چنانچہ وہ گئے اور ایک فاحشہ کے گھر میں جس کا نام راحت تھا۔ آئے اور وہیں ٹکے۔

یہ دونوں مرد بدکار نہ تھے بلکہ دشمنوں سے بچنے کے لیے فاحشہ کے گھر میں ٹکے اسی طرح شمشون کا حال بھی تصور کریں۔

اگر شمشون کو زناکار مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی غلط ٹھہرے گی۔ کہ "وہ لڑکا پیٹ ہی سے اس کے مرنے کے دن تک خدا کا نذیر ہوگا۔

(۲) عبرانیوں کے ایک خط میں بتایا گیا ہے کہ "اب اور کیا کہوں۔ اتنی فرصت کہاں کہ گدعون۔ باراق یشمشون۔ یفتہ۔ داؤد۔ سموئیل اور دوسرے نبیوں کا حال بیان کروں۔ انہوں نے ایمان ہی کے سبب سے بادشاہوں کو مغلوب کیا اور شیروں کے منہ بند کیے (عبرانیوں باب ۱۱۔ آیات ۳۲ تا ۳۳۔ ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ شمشون راستباز اور ایمان دار تھا۔ پس پادری صاحبان غور فرمائیں کہ ان کا

استدلال کتنا کمزور ہے۔ یوں تو مسیح علیہ السلام کے متعلق یوحنا باب ۷، آیات ۳۷ تا ۳۸ میں یہ الفاظ درج ہیں "دیکھو بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے۔ سنگِ مرمر کی عطردانی میں عطر لائی اور اس کے پاؤں کے رو رہی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اُس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے اور چومے اور عطر ڈالا"

اس بنا پر آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ شمشون پر وہ الزام لگائیں جس سے وہ بری ہے اور باقی ماندہ راستبازوں پر بھی آپ کوئی الزام لگا سکتے ہیں۔ یا ان کا کوئی گناہ ثابت کر سکتے ہیں۔

پادری صاحب: نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ کتاب مقدس میں ان کے کسی گناہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

محمد امین سابق جھنگا پادری: صاحبان! کم از کم دس بندے ایسے ہیں جن کا آپ کوئی گناہ تحریف شدہ بائیبل میں سے بھی نہیں بتا سکتے بائبل ہر مقام پر ان کی استبازی کا تذکرہ کرتی ہے۔ اب بتائیے آپ کا وہ دعویٰ کدھر گیا کہ یسوع مسیح کے بغیر کوئی انسان بے گناہ نہیں۔ اب بتائیے ان مذکورہ بے گناہ لوگوں کو مسیح کے کفارے کی کیا ضرورت ہے۔ یوحنا کو مسیح کے کفارے کا کیا فائدہ جبکہ خود اس نے مسیح کو بپتسمہ دیا تھا۔

اور وہ لوگ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام یا دوسرے انبیاء کے زمانوں میں پیدا ہوئے۔ ان کو کفارہ کا کیا فائدہ۔ اور پھر کفارہ پر بھروسہ کر کے کئی عیسائی نوجوان مرد اور عورتیں یہ سمجھ لیں کہ یسوع مسیح صلیب پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ تو ہو ہی گئے ہیں۔ پھر پرہیزگاری کا کیا فائدہ۔ بتائیے ایسے نوجوانوں کو آپ کیا مسئلہ سنائیں گے کس طرح انہیں عیش اڑانے سے روکیں گے۔ اس طرح بدکاری عام ہو جائے گی اور یورپ کی طرح ہر جگہ کنواری ماؤں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور معاشرہ میں نکاح کی تقدیس

حرفِ غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ بہتر یہی ہے کہ کفارہ کے عقیدہ سے توبہ کی جائے اور لوگوں کو کہا جائے کہ ہر ایک انسان کو قیامت کے دن اپنے بُرے اعمال کی سزا بھگتنی ہوگی۔ اور یہ کہ ان کے گناہوں کے بدلے میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا سُولی پر چڑھنا ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا عین ممکن ہے۔ یہ باتیں سُن کر لوگ بدکاری کی گندی زندگی سے توبہ کریں۔ بصورتِ دیگر کفارہ پر عقیدہ رکھنے سے معاشرہ بگڑ جائے گا۔ سوشل زندگی تباہ ہو جائیگی۔ لوگ نکاح کے بندھن کی ضرورت ہی نہیں سمجھیں گے اور ایک مادر پدر آزاد سماج وجود میں آجائے گا۔

اس موقع پر تمام عیسائی حاضرین اور پادری صاحبان نے بیک زبان کہا:
مسٹر ٹھنگا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

آج آپ نے ہمیں کفارہ کی حقیقت سے روشناس کر دیا۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام بے گناہ ہیں۔ اور واقعی کفارہ کا عقیدہ مسیح علیہ السلام کی سچی تعلیم کے خلاف ہے۔ کفارہ پر عقیدہ رکھنے کی وجہ سے ہم لوگ کفر میں غرق ہیں۔ آپ خدا سے دعا کریں کہ خدا ہمیں صحیح راستے اختیار کرنے کی توفیق دے۔

اس کے بعد صحیح قرآنی تعلیم جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق سورۃ نسا میں ہے۔ بتائی گئی اور آنحضرت کے مقام و حیثیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ط
اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ
وَرُوْحٌ مِّنْهُ ٥ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قف وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط اِنْتَهُوْا
خَيْرًا لَّكُمْ ط اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ،
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ٥

ترجمہ اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ پر سوائے حق کے اور کچھ نہ کہو۔ عیسیٰ بیٹا مریم کا صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اُس کا کلمہ ہے۔ جو مریم کی طرف ڈالا گیا۔ اور روح اُس کی طرف سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور رسول پر ایمان لاؤ۔ اور مت کہو خدا تین ہیں۔ باز رہو تمہارے لیے اچھا ہے۔ معبود صرف واحدہ خدا وند تعالیٰ ہی ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ کوئی اُس کا بیٹا ہو۔ زمین اور آسمان ہر چیز اُس کی ملک ہے۔ اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

ان آیات پر غور کرنے سے ذیل کے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) اہل کتاب اپنے دین میں غلو کرتے ہیں (۲) اللہ تعالیٰ کے متعلق سچی بات نہیں کہتے۔ (۳) عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (۴) عیسیٰ روح اللہ ہیں (۵) تثلیث کو نہ ماننا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ واحدہ لاشریک ہے۔ زمین و آسمان اُسی کا حکم چلتا ہے۔ اور ہر چیز کا وہ مالک ہے

محمد امین سابق مہنگا پادری